بابائے وہابیت مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفریات پر ایک تنقیدی نظر



# الکوکبۃ الشہابیۃ فی

# کفریات ابی الوہابیہ

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا

الشاہ احمد رضا خان بریلوی قادری نور اللہ مرقدہ



مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور

مطبوعات مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) لاہور، سلسلہ ۷۸


بانیِ مجلس : حکیم اہل سنّت، حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی
نام کتاب : الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ
مصنّف : اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملّت الشاہ احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ
بار اوّل : صفر المظفر ۱۴۰۸ھ اکتوبر ۱۹۸۷ء
تعداد : دو ہزار (۲۰۰۰)
ناشر : مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) لاہور
ہدیہ : دعائے خیر معاونین مرکزی مجلسِ رضا
مطبع : محمود ریاض پرنٹرز، لاہور


ترسیل زر کا پتہ

منصور اصغر، خازن مرکزی مجلسِ رضا، نعمانیہ بلڈنگ

اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور

بذریعہ ڈاک منگوانے کا پتہ

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) پوسٹ بکس ۲۲۰۶ لاہور

بیرونجات کے حضرات دو روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

الحمد للہ اثبات ضلالت وہابیہ میں یہ مبارک رسالہ
جسمیں ان کے پیشوا کی کتابوں سے اُس کے اقوال اور
کتب علماے ان پر حکم کفر و ضلال بہ نشان صفحات
مسمّٰی بہ نام تاریخی




از تصانیف جلیلہ صاحب تحقیقات زاہرہ و تالیفات قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ
حامی سنن ماحی فتن افضل المحققین حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا
خان صاحب قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ و نور اللہ مرقدہٗ
(جسکو)
باہتمام (مولنا مولوی) محمد اجمل مفتی سنبھل نے چھاپکر سُنی کتبخانہ سے شایع کیا

مطبوعہ اہل سنت برقی پریس شیش محل مرادآباد






بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## مسئلہ از بدایوں مرسلہ مولٰنا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالیٰ ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولٰنا مرجع الفتاوی والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی **احمد رضا خاں** صاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداتہم۔ السلام علیکم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ **وہابیہ** غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں جس مسلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں۔ دہلی والے اسمٰعیل مصنف **تقویۃ الایمان** و **صراط المستقیم** و **ایضاح الحق** و **یکروزی** و **تنویر العینین** کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اوسکے اقوال کو حق و ہدایت جانتے اور اسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک انپر اور انکے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں۔ **بینوا توجروا**



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

# الجواب

الحمد للہ الذی ارسل[1] رسولہ شاھدا ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا[2] باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ بجنانکم ولسانکم؛ فجعل تعظیمہ وتوقیرہ وتعزیزہ ھو الرکن الرکین لدینکم الحق وایمانکم؛

---

[1] یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی ہدایتوں پر مشتمل ہے تعمیم فائدہ کے لئے اون آیات اور زبان اُردو میں اون ہدایات کی طرف اشارہ مناسب آیت اولی اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ٥ بیشک ہمنے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا کہ جو تمھاری تعظیم کرے اوسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اوسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد وگواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال واقوال واعمال واحوال اون کے سامنے ہوں طبرانی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں دیکھ رہا ہوں اوسے اور جو اسمیں قیامت تک ہونیوالا ہے۔ جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ ظلہ

[2] آیت ۲ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یہ رسول کا بھیجنا کسلیے ہے خود فرماتا ہے اسلیے کہ تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو انکی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

وحرم[۱] علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون بخسرانکم؛ وجعل[۲] طاعته طاعته وبیعته[۳] بیعته فان بایعتم نبیکم فانما فوق ایدیکم ید رحمانکم؛ وقرن[۴] اسمه الکریم باسمه العظیم فی الاغناء[۵]

---

[۱] آیت ۳ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اسکے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضہ انور کے پاس کسی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲

[۲] آیت ۴ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ۱۲

[۳] آیت ۵ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کررہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے انکے ہاتھوں پر ۱۲

[۴] اللہ عزوجل نے بیشمار امور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا کہیں اصل شان اپنی تھی اسمیں حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہیں اصل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا انکی ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتیں اسی کے بیان میں ہیں مسلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مدظلہ

[۵] آیت ۶ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ انہیں دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲

والایتاء ورجاء العطاء والتقدیم والقضاء والمحادۃ والارضاء

لہ آیت ۷ ولو انھم رضوا ما اتٰھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ
من فضلہ ورسولہ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اسپر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے
رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔ اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے
اور اس کا رسول ۱۲ سلہ آیت ۸ یاایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ
ورسولہ اے ایمان والو اللہ ورسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ سلہ آیت ۹ ما
کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ
من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا نہیں پہنچتا کسی
مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ ورسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دیں
تو انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور رسول کا وہ صریح
گمراہ ہوا بہک کر ۱۲ سلہ آیت ۱۰ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر
یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم
او عشیرتھم تو نہ پائیگا انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی
کریں اللہ ورسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی
ہوں ۱۲ ھہ آیت ۱۱۔ واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین ٥
الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا
ذالک الخزی العظیم ٥ اللہ ورسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انھیں
راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ ورسول
سے تو اسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۱۲

والنصح[1] والایذآء[2] فی قرانکم، ورفع شانہ وعظم مکانہ
فمیز امرہ عن امور من عداہ فما کان لیوزن بمیزانکم[3]
اتجعلون الحصی کالدرر والدم کالمسك ام تجعلون العصف
کریحانکم، فقد ھداکم ربکم ان لا تجعلوا[4] دعاء الرسول
بینکم کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی او سلطانکم، وقال
للذین ارسلوا السنتھم فی شانہ العظیم

[1] آیت ۱۲ اذا نصحوا اللہ ورسولہ جب خلوص رکھیں اللہ ورسول کے ساتھ
[2] آیت ۱۳ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا
والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ۝ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور
رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور انکے لیے تیار کر رکھی ذلت
کی مار۔ یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ
رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے [3] یعنی جب تم خود کنکر کو
موتی خون کو مشک عجس کو پھول کیطرح نہیں سمجھتے تو رسول کے معاطہ کا اور ونپر کیا
قیاس کرتے ہو۔ یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب اونکے ابن مکرم حضور
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا تقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احدا
مجھے کسی پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے واللہ اکبر ۱۲ [4] اسکا یہ آیت ۱۴ ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا
نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور
بادشاہ سب آگئے اسی لیے علما فرماتے ہیں نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہے اگر روایت میں

اباللہ و ایتہ و رسولہ کنتم تستھزؤن ○ لا تعتذروا قد

مثلاً یا محمد آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس مسئلہ کا بیان عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھیے ۱۲ منہ یہ آیت ۵ ہے غزوہ تبوک کو جاتے وقت منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہوا عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یوں ہی آپس میں ہنستے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل اباللہ و ایتہ و رسولہ الآیہ اے نبی ان سے فرما دے کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لاکر

اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے اول یہ کہ جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوی رکھتا ہو کلمہ گوئی اُسے ہرگز کفر سے نہ بچائیگی دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر کا تو دل سے تعلق ہے نہ زبان سے جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اسکے دل میں کفر ہونا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اُسے کیونکر کافر کہیں محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یوہیں ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یوہیں زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ دل میں اس گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل و سخریہ ہے اور اسی پر رب العزت فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ البارقۃ اللمعا علی سامد نطق بالکفر طوعا میں ہے۔ سوم کھلے ہوئے لفظوں میں عذر تاویل مسموع نہیں آیت فرما چکی کہ حیلہ نہ گڑھو تم کافر ہو گئے تنبیہ یہاں اللہ عزوجل نے اُنہیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور اون کے مقابل کلمہ گوئی و عذر

کفر تم بعد ایمانکم ؛ فیا ایھا المنافقون المرد ۃ الفاسقون الزاعم

کبیر کم ان مدح الرسول کمدح بعضکم بعضا بل اقل منہ فی حسبانکم قد بدت البغضاء

جو ان کو مردود ٹھہرایا یہاں اُنکے کفر سابق مخفی کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہوکر کافر ہوگئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ

سلہ نفاق دو قسم ہے عقدی و عملی نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ مسمی بہ ابناء الحذاق بمسالک النفاق لکھا اور آیات و احادیث کثیرہ وغیرہ سے اسکے وجوہ و صور کو ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر میں مجموعاً نملیں گی وہاں سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت لیجیے ۱۲ منہ سلہ اللہ تو فرمائے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاّ لیتے ہو اللہ فرمائے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو۔ تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اوسمیں بھی کمی کرو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۝ سلہ قال اللہ تعالیٰ قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایٰت ان کنتم تعقلون۝ ھا انتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتٰب کلہ و اذا لقوکم قالوا آمنا و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور۝ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی انکی باتوں سے اور وہ جو انکے دلوں میں دبی ہے اس سے بھی زیادہ ہے ہمنے صاف بیان فرمادیں تمھارے لیے نشانیاں اگر تمھیں سمجھ ہو دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انھیں چاہتے ہو اور وہ تمھیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب تنہا ہوتے ہیں تو تم پر غصے میں اپنی اونگلیاں چباتے ہیں

من افواهكم وما تخفى صدوركم اكبر والله مخرج اضغانكم ۔ استحوذ عليكم
الشيطن فانساكم ذكر الله وتعظيم الرسول وقد نطق القرآن بخذلانكم ۔
لا دفاعكم الشيطن نقطا من شينه وقاءكم التدوير من دائرة نونه
فاراكم تقوية الايمان فى تفويت ايمانكم ۔ ما كان الله ليذر المؤمنين
على ما انتم عليه حتى يميز الخبيث من الطيب وما الله بغافل عن كفرانكم ۔
فلا ورب محمد صلى الله تعالى عليه وسلم لا تؤمنون حتى يكون احب اليكم من والدكم وولدكم
والناس اجمعين والروح الذى بين جسمانكم ۔ صلى الله تعالى وبارك
وسلم عليه وعلى اله الكرام وصحبه العظام وخادمى سنة القيام
برد زيغكم وطغيانكم ۔ ورزقنا حبه الصادق فى غاية الاعظام وادا
مة ذكره الى يوم القيام وان كان فيه رغم انوفكم واسخان اعيانكم ۔
آمين يا ارحم الراحمين ۔ والحمد لله رب العالمين وصلى الله
تعالى على سيدنا ومولٰنا محمد واله واصحابه اجمعين ۔

---

تو فرمادے مرجاؤ گھٹ گھٹ کر خدا خوب جانتا ہے دلوں کی بات ۱۲ قول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بخار کے ساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتوں سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

سه قال الله تعالى استحوذ عليهم الشيطن فانساهم ذكر الله اولئك حزب الشيطن الا ان حزب الشيطن هم الخسرون ۝ غالب آگیا ان پر شیطان سو بھلادی ان کو خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہیں سن لو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں

سه صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند امام احمد و سنن نسائی و ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد سب جہان سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ اللھم بجاہہ عندک اجعل حبہ احب الینا من حب الظمآن للماء البارد ومن حبنا انفسنا یا ارحم الراحمین ۔ آمین ۱۲ منہ ۱۲

علمائے مدینہ طیبہ نے **وہابیہ** کے حق میں یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح
بخاری سے ان کا قرن الشیطان ہونا ثابت ہے ۱۲ منہ

بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاوی اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک المنعام اُنپر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر اون کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور ان کو نافع نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا جب کہ اس کا قول یا فعل اوس کے دعوے کا مکذب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ بھی ادا کرے بایں ہمہ خدا اور رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا اور رسول و قرآن کی جناب میں گستاخیاں کرے یا زنار باندھے بت کے لیے سجدے میں گرے تو وہ مسلمان قرار پا سکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اوس کے کام آسکتا ہے ہرگز نہیں ہم ابھی حاشیہ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے در مختار مطبع ہاشمی ص۳۱۸ لو اتی بھما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ مالم یتبرا ترجمہ اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دے گا۔ جبتک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے اونکے مذہبی عقیدوں اونکے پیشوائے مذہب کی کتابوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں جنکی تفصیل کو دفتر درکار اور انکے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے کھلم کھلا کافر ہونے کا صاف اقرار کیا ہے میں پہلے ان کا وہ اقراری کفر نقل کروں پھر بطور نمونہ صرف ستر کفریات انکے اور لکھوں **رسول اللہ** صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہو گا جبتک لات و عزی کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں

ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا تمام ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جسکے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ اٹھالیا جائے گا جب زمین میں نرے کافر رہجائینگے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائیگی تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی سنہ ۱۲۹۳ھ صفحہ ۴۲ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اس کا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر ایمان سو رہجاینگے وہی لوگ کہ جنمیں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جاینگے اپنے باپ دادوں کے دین پر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجّال لعین و نزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کے بعد آئیگی تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کئے اور اسکا ترجمہ کیا صفحہ ۴۵ نکلیگا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈے گا۔ اوسکو تباہ کرے گا۔ اوسکو پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کی طرف سے سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اسکے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگیا مار ڈالے گی اسکو باینہمہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح کی ضرورت بلکہ انکے نصیبوں کیلئے وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانون کے کافر مشرک بنانے کیلیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی اور کچھ پرواہ نکی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جسکے دل میں رائی برابر بھی ایمان تھا مرگیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہگیے ہیں تو یہ شخص خود اور اسکے سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہین الگ بسے۔ پس یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ کافر پکے بت پرست ہیں یہ خود ان کا اقراری کفر تھا اب گنئیے کہ علمائے کرام فقہائے عظام کی صریح تصریحوں سے ان پر کتنی وجہ سے کفر لازم (کفریہ ۱) یہی اقرار کفر کہ جو اپنے کفر کا اقرار کرے وہ بیچ کا فر ہے۔ نوازل فقیہ ابو اللیث پھر خلاصہ پھر تکملۂ لسان الحکام

مطبوعہ مصر ص۸۵۰ رجل قال انا ملحد یکفر ترجمہ جو اپنے الحاد کا اقرار کرے کافر ہے۔ اشباہ فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ قیل لہا انت کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا میں کافرہ ہوں وہ کافرہ ہوگئی فتاوی عالمگیری مطبع مصر ۱۳۱۰ھ جلد ۲ ص۱۷۹ مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لایعذر بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائے گا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ اس میں تجہیر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائے گا (کفریہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافر ماننا یہ خود کفر ہے۔ شفا شریف امام قاضی عیاض ص۳۶۲ و ص۳۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے۔ (کفریہ ۳)

تقویۃ الایمان ص۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے۔ یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہاں اللہ سبحانہٗ کے علم کو لازم و ضروری نہ جانا اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے چاہے دریافت کرے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے۔ علمگیری ج ۲ ص۲۵۸ یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص اھ مختصراً ترجمہ جو شخص اللہ تعالی کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اوسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے بحر الرائق طابع مصر ج ۵ ص۱۲۹ بزازیہ مطبع مصر ج ۲ ص۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۲ ص۲۹۵ لو وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالی کی شان میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں۔ کافر ہوگیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کرے کا صاف یہ مطلب کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار[۱] ہے

[۱] اس کے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارات کفریہ ۱۰ کے رد میں دیکھیے ۱۲ منہ

کہ جب چاہے دریافت کرلے تو علم الٰہی قدیم نہ ہوا اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے علمگیری ج ۲ صفحہ ۲۶۲ لو قال علم خدائے قدیم نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ اھ ملخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے ایساہی تاتارخانیہ میں ہے۔ (کفریہ ۵) **الیضاح الحق** مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہتہ و اثبات رویت بلاجہت و محاذات (الٰی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ میشمارد اھ ملخصاً اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلاکیف ماننا بدعت و ضلالت ہے اس میں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا شاہ عبدالعزیز صاحب **تحفۂ اثناعشریہ** مطبوعہ کلکتہ ۱۲۴۳ھ صفحہ ۲۵۵ میں فرماتے ہیں عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اور اجہتے از فوق و تحت متصور نیست و ہمینست مذہب اہل سنت و جماعت بحر الرائق ج ۵ صفحہ ۱۲۹ **علمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۵۹ یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے **فتاویٰ قاضی خان** فخر المطابع ج ۴ صفحہ ۴۲۳ رجل قال خدا اے را بر آسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالیٰ منزہ عن المکان ترجمہ کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں کافر ہوگیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے۔ **خلاصہ** کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ لو قال از دبان بنہ دبر آسمان برآئے و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ ترجمہ یوں کہنے والا کافر ہوگیا اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیئے مکان مانا (کفریہ ۶) رسالہ **یکروزی** مطبع فاروقی صفحہ ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ست کہ ایشان را فراموش

ملخصاً ۵

ملخصاً ۶

گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نفی از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک وہمسر محال ہے اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بمعنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دلوں سے بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اوس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر اونھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئے گی کہ اب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ ہو جانا بتائے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے جب اون کی مت ماردی پھر پرواہ کیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ○ **شفا شریف** ص۳۶۲ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذالک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بااینہمہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر اون باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثنا کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر مرتد نہ ہوگا۔ اس مسئلے میں شخص مذکور اور اس کے کاسہ لیسوں

کے اقوال سخت ہولناک و بیباک و ناپاک ہیں جن کی تفصیل و تشریح اور اونکے رد بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب **سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح** سے روشن (کفریہ ۷) **یکروزی** ص ۱۴۵ لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیۂ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملٰئکہ و انبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہے وہ سب خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا چلنا ڈوبنا مرنا سب کچھ داخل لہٰذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۸) **یکروزی** ص ۱۴۵ عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہٗ میشمارند و اوجل شانہ باں مدح میکنند بر خلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب ننماید ہماں شخص ممدوح میگردد بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ یا بر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز بند گردد یا کسے دہن او را بند نماید ایں اشخاص نزد عقلا قابل مدح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب وتنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست اھ ملخصًا اس میں صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہے۔ اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی نہیں جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اس سے مدح کرتے ہیں اور گونگے کی نہیں تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی بھی نہ ہو یہ صریح کفر

ہے اور اس میں ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھوٹ ہر طرح روا ہے تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیا ہے۔ (کفریہ ۹) اسی قول میں صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب و الائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترفع کے لئے اس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی مثل کفریہ ہفتم ہزاروں کفریات کا خمیرہ ہے علمگیری قول مذکور در کفریہ ۳۔ اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر سنہ ۱۲۹۲ھ صفحہ ۱۵ میں نقل او اثبت ما ہو صریح فی النقص کفر ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ۔ یا۔ ہاں کہے جس میں کھلی منقصت ہو کافر ہو جائے۔ (کفریہ ۱۰) اسی قول میں صدق الٰہی بلکہ اس کی سب صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحت عیب و الائش سے بچنے کو انہیں اختیار کیا ہے جس طرح کفریہ ۲ میں صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث و نو پیدا ہوگی شرح عقائد النسفی طابع قدیم صفحہ ۲۲ الصادر عن الشئ بالقصد والاختیار یکون حادثاً بالضرورۃ ترجمہ جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ بالبداہۃ حادث ہوگا) اور صفات الٰہی کو حادث ٹھہرانا کلمۂ کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی سنہ ۱۲۶۹ھ صفحہ ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفتیں ازلی ہیں نہ وہ نو پیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفریہ ۱۱ تا ۱۹) اسی قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عزوجل کیلیے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کیلیے سونا اونگھنا

بہکنا بھولنا جورو بیٹا بندوں سے مُڑنا کسی کو اپنی بادشاہی کا شریک کرلینا ذلت وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کہ ان سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کیجاتی ہے آیت لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یضل ربی ولا ینسی ترجمہ نہ میرا رب بہکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدًا ترجمہ اللہ نے نہ کسی کو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقبٰھا ترجمہ اللہ کو ثمود کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں آیت لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اسکا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب اوس کا حمایتی) یہ سب صریح کفر ہیں (کفریہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم مطبع ضیائی

۱۲۸۵ھ صـ۱۶۷ انسبت پیر خود تا اینکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ وچیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام وچیز ہائے دیگر خواہم داد صـ۱۳ مکالمہ ومسامرہ بدست می آید صـ۱۵۲ آگاہ ہے کلام حقیقی ہم میشود[۱]

شفا شریف صـ۳۶۰ من اعترف بالٰہیۃ اللہ تعالیٰ ووحدانیتہ ولکنہ ادعے لہ ولدا او صاحبۃ فذلک کفر باجماع المسلمین وکذلک من ادعی مجالسۃ اللہ تعالیٰ والعروج الیہ ومکالمتہ اہ ملخصا ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت وتوحید کا تو قائل ہو مگر اوس کیلیے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسیطرح جو اللہ تعالیٰ کیساتھ ہمنشینی اس تک صعود اوس سے باتیں کرنیکا مدعی ہو (صـ۳۶۲) وکذلک من ادعی منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارہا

[۱] یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بتانا ہے ۱۲ اسل السیوف

ویعانق الحور العین وہولاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ اسی طرح جھوٹا متصوف دعوی کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کرتا ہے۔ اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اسکے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالے) حوروں سے اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر کیا حکم ہوگا **تحفہ اثنا عشریہ** ص۲۹۹ درحین بعثت بلکہ درحین مناجات و مکالمہ کہ اعلائے مراتب قرب بشری باجناب خداوندی ست اس ترقی سے صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس بنوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسی کیلیے اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوی صراحۃً اسکی بنوت کا دعوی ہے **تفسیر عزیزی** سورہ بقر مطبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص۴۲۳ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لو لا یکلمنا اللہ منشاء این گفتگوے ایشان جہل ست زیرا کہ نمی فہمند کہ رتبۂ ہمکلامی باخداے عزوجل بس بلند ست ایشاں ہنوز بپایۂ اولیں آں کہ ایمان ست نرسیدہ اند و آن رتبہ محض مختص ست بملکہ و انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر ایشاں را ہرگز میسر نمیشود پس فرمائش ہمکلامی باخدا گویا فرمائش آنست کہ ماہمہ را پیغمبراں یا فرشتہا سازد **شرح عقائد جلالی** مطبع مصر ص۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا المکالمۃ شفاہا منصب النبوۃ بل اعلیٰ مراتبھا وفیہ مخالفۃ لما ہو من ضروریات الدین وہو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل الصلاۃ للمصلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب بنوت بلکہ اس کے مراتب میں اعلیٰ مرتبہ ہے تو اسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے (کفریہ ۲۲) صراط مستقیم صـ۱۱
از جملہ آں شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استقلالا یعنی نہ بآں ملاحظہ کہ ایں
شخص ناوداں فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق
ہماں میگردد چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمود کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد
من تجلی فرماید ہر آئینہ مرا باو التفات درکار نیست شخص مذکور کے پیروؤں سے استفسار
ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ
ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر و ضلالت بنا دینے کا عادی ہے
تقویۃ الایمان صـ۱۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی تو اوس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی
مارے دہشت کے بیحواس ہو گئے پھر کیا کہیے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے
ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں مارتے
ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو
ہرگز اس کو نہ دیکھوں اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ع بے ادب محروم
ماند از فضل رب ۔ ملخصاً میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا تو بھائی بندی
یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ع بے ادب محروم ماند از فضل رب (کفریہ ۲۳)
تقویۃ الایمان صـ۱۴ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے
ہیں کہ اللہ کو مانئے اوس کے سوا کسی کو نہ مانئے صـ۱۶ و ۱۷ اللہ صاحب نے فرمایا
کسی کو میرے سوا نہ مانو صـ۱۵ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان صـ۸ اوروں کو ماننا محض
خبط ہے یہاں انبیا و ملٰئکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اوس کا افترا اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسولوں پر رکھدیا یہ کفر بھی صد ہا کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل کا ماننا ضرور ہے یونہیں ان سب کا ماننا جزء ایمان ہے ان میں جسے نہ مانیگا کافر ہے ہر اُردو زبان والا جانتا ہے کہ ماننا تسلیم وقبول و اعتقاد کو کہتے ہیں ولہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت بقرہ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ موضح القرآن ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وے نہ مانینگے آیت یٰس لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ موضح القرآن ثابت ہو چکی ہے بات اون بہتوں پر سو وے نہ مانینگے آیت نساء يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ موضح القرآن مانتے ہیں جو اوترا تجھکو آیت اعراف وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ موضح اور پچھاڑی کاٹی اون کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے آیت انعام وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ موضح اور جب آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے تم پر آیت (بقرہ) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ موضح مانا رسول نے جو کچھ اوترا اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اوسکے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو مانا یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو آیت (اعراف) قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ

بہ کفرون ٥ موضح القرآن کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے
تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیا ملٰئکہ کسی پر ایمان
نہ لائے سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھکر اور کفر کیا ہوگا۔ لطف یہ ہے کہ اسی
تقویۃ الایمان کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خاں مطبع فاروقی
صـ۴۳ میں ہے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو انکو
نہ مانے اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سبحٰن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو
نہ مانے وہ بدعتی جہنمی پہلے والا کہتا ہے۔ صحابہ تو صحابہ جو انبیا ر کو مانے وہ مشرک
دوزخی کفی اللہ المومنین القتال (کفریہ ۲۴) صراط مستقیم صـ۳۸ صدیق من
وجہ مقلد انبیا میباشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست
رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد
خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت مینماید
صـ۳۹ پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب
خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ
تحقیقی ست و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست نور جبلی او بسوئے کلیات او را رہنمونی
میفرماید پس علوم کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ میرسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیا ہم میتوان گفت و ہم
استاذ انبیا ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آنرا در عرف شرع
بنفث فی الروع تعبیر میفرمایند و بعضے اہل کمال آں را بوحی باطنی می نامند صـ۴۰ ہمین
معنی را بامامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشاں را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن وحی ظاہری

متلقی نشدہ بہ حکمت می نامند ص۴۱ لابد اور المحافظتے مثل محافظت انبیا کہ مسمٰی بہ عصمت ست فائز میکنند ص۴۲ ندانی کہ اثبات وحی باطن وحکمت ووجاہت وعصمت مر غیر انبیارا مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت ست ندانی کہ ارباب این کمال از عالم منقطع نشدہ انداہ ملخصاً اس قول ناپاک میں اس قائل بیباک نے بے پردہ وحجاب صاف صاف تصریحیں کیں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ وکلیہ بیوساطت انبیا اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہیں خاص احکام شرعیہ میں انھیں وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید انبیا سے آزاد احکام شرعیہ میں خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی تحقیقی علم وہی ہے جوانھیں بے توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو ملتا ہے وہ تقلیدی بات ہے وہ علم میں انبیا کے برابر وہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیا کو ظاہری وحی آتی ہے۔ انھیں باطنی وہ انبیا کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے یہ کھلا غیر نبی کو نبی بنانا ہے جب ایک معصوم کو اعمال و عقائد وغیرہا امور شرعیہ میں احکام الٰہیہ بے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور کس شے کا نام ہے فقط وحی باطنی ہونا کچھ منافی نبوت نہیں بہت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور پر آتی کہا جاتا ہے کہ سیدنا داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کی وحی اسیطرح کی تھی کما نقلہ الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جیسے نفث فی الروع کہتے ہیں علمانے جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر وحی آنیکی سات صورتیں لکھیں انمیں یہ بھی ذکر فرمائی کمافی العمدۃ والارشاد وغیرہما تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

59710

اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں **مشکوٰۃ شریف** مطبع انصاری
سنہ ۱۳۰۲ صفحہ ۴۴۲ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن
تموت حتی تستکمل رزقہا الحدیث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس نے میرے
باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے رواہ البغوی
فی شرح السنۃ قلت ونحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر
عن الحسن بن علی غیر انہ لم یذکر جبرئیل کالبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہم اجمعین **شفا شریف** سے زیر کفریہ ۱۲ گزرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہے
اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے **تفسیر عزیزی** صفحہ ۴۲۲ معرفت احکام شرعیہ بدون
توسیط نبی ممکن نیست **تحفہ اثنا عشریہ** صفحہ ۱۴۰ آنچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را
وحی آمد کہ در خانہ کعبہ بروو وضع حمل نماید دروغ ست بے مزہ زیرا کہ کسے از فرق
اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم ایں را مسلم
میداشت غرض اس ناپاک کلمے کے کلمہ کفر ہونے میں اصلا شک نہیں اور ایسی
اور جو خباثتیں ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیا سے من وجہ آزاد اور احکام شرعیہ
میں خود محقق اور علوم میں حضرت انبیا کا ہمسر وہم استا در تقلید روافض
مثل انبیا معصوم ماننا اونکی شناعتیں ہر بچے مسلمان پر ظاہر ہیں یہاں صرف
ایک عبارت **شاہ ولی اللہ** پر اختصار کروں **الدر الثمین** شاہ صاحب
مطبوع مطبع احمدی صفحہ ۱۰ وہ سألتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالا روحانیا عن

الشیعۃ فاومی الی ان مذہبہم باطل وبطلان مذہبہم یعرف من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعۃ الموحی الیہ وحیا باطنیا وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحہم اللہ تعالٰی ترجمہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رافضیونکے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا کہ اونکا مذہب باطل ہے اور اسکا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے ہوش آیا میں نے پہچانا کہ انکے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض اور اوسکی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو انکے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے۔ اللہ اونکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں کیوں صاحب اون رافضیونکو تو کہا گیا کہ اللہ انکا برا کرے کیا اسے نہ کہا جائیگا کہ اونکی طرح اسکا بھی برا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں باندھے آمین غالبًا اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خاں کے یہاں سواروں میں نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنایا تھا اسکی یہ تمہیدیں اٹھائی گئیں تھیں کہ بعض اولیا اس طرح کے بھی ہوتے ہیں ادہر یہ وحی وعصمت وغیرہ سب کچھ بگھار نبوت کا پورا خاکہ اوتارا آخیر میں یہ بھی جمادی کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم نجانو قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہاں تو یہ بتادیا کہ اس مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں اودھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ ومصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگوئیں لکھکر پچھلا نتیجہ دکھادیا کہ امثال این وقائع و واشباہ این معاملات صدہا در پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیائے

خود رسید والہام وکشف بعلوم حکمت انجامید بس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ وحی والے معصوم انبیا کے ہم استاد تقلید انبیا سے آزاد بے واسطۂ انبیا احکام شریعت خدا سے پانے والے یہ پیرجی ہیں میں تو اس عیاری کا قائل ہوں کہ ابتدا ئیوں نہ کہدیا کہ پیرجی معصوم ہیں پیرجی پر وحی اوترتی ہے بلکہ یوں بانی باندھا کہ صدر کتاب میں بغرض نابعض اولیا کیلیے ان منصبوں کا ثبوت مانا اور بنام حکمت مسمی کیا پھر جمادیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہاں نہیں بلکہ ہمیشہ رہنگے پھر آخر کتاب میں پیرجی کیلیے درجہ حکمت ثابت کردیا یعنی بس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب ہی جس کا ہم نام وحال سب کچھ اوپر بتا آئے ہیں غرض یہ تو ساری جمگئی مگر تین کھٹکے رہ گئے تھے ایک سب میں بڑا یہ کہ آیۂ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب ہوگا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں ظاہر ہے کہ جب کلام الٰہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکل جائے گا اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز وروا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل نہ رہیگا۔ دوسرا خدشہ پیرجی الف کے نام بے نہیں جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا کہ نبی اور بے علم یہ کیسا خبط بے ربط تو اس کا یہ ساماں کرلیا کہ پیرجی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں اسی لیے نرے امی رہے ص۴ ازبسکہ نفس عالی حضرت ایشان برکمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا برعلیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ در اہ دانشمندان کلام وتحریر وتقریر مصفے ماندہ بود افسوس پیرجی کا عیب چھپانے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی تشبیہ شفا شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ص۲۳۶ او وقر النبوۃ ولاعظم الرسالۃ ولاعزر حرمۃ المصطفے (الیٰ قولہ) نحو

ہذا ان درئے عنہ القتل الادب والسجن ام ۳۳۶ کون النبی امیا آیۃ لہ وکون ہذا امیا نقیصۃ فیہ وجہالۃ ترجمہ اوس نے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اس کی سزا تعزیر وقید ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہے اور اس شخص کا امی ہونا اسمیں عیب وجہالت) تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کرکے براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی ذیعلم ہی نے بقصد تفضیح وتعجیز فرمائش کردی تو کیسی بنیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کرلی گئی تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خاں صـ۱۶ و۱۷ جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہوا اسکو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصارےٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا ایسی ہی باتوں کو مٹانے کیواسطے آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہے راندا گیا خدا کے غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اھ ملخصاً ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنے بھاری بھاری ڈراوے مو ٹے موٹے لغت سنکر کانپ جائینگے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائیگا پیش خویش ان سب کارستانیوں سے کام پورا کرلیا تھا پیرجی کی مہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیرجی کے نام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قدر الٰہی سے مجبور رہیں غیبی کوڑے نے سب بنے کھیل بگاڑ دیے پٹھانوں کے خنجر موذی کش نے چھنے سور ما بچھاڑ دیے سے جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی ؏ وحی وعصمت کی کرامات نہ ہونے پائی ؏ فقطع دابر القوم الذین ظلموا

وقیل الحمد للہ رب العالمین **کفریہ ۲۵) تقویۃ الایمان** صنہ حدیث تو یہ لکھی

ارایت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ خود ہی اسکا ترجمہ یوں کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گذرے

میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو آگے جو گستاخی کی رگ اچھلے جھٹ آفت کی (ف) لکھکر

فائدہ یہ جڑ دیا یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ اوسکے حامی اوسکے پیرو

ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے کہاں تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو

میری قبر پر گذرے کہاں یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں کیوں یہ کیسا کھلا

افترا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار (ترجمہ جو دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھے

وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے) وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء (ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ

نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے **فائدہ** یہ حدیث ابوداؤد و نسائی

و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ابونعیم وغیرہم ائمہ

حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی امام الائمہ ابن

خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اوسکی تصحیح اور امام عبدالغنی و امام عبدالعظیم منذری

نے تحسین کی حاکم نے کہا بر شرط بخاری صحیح ہے ابن دحیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے

ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) وہابی صاحبو تمہارے پیشوا نے یہ ہمارے

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی کی **زرقانی شرح مواہب**

مطبع مصر جلد ۱ صنہ فی الکامل للمبرد مما کفر بہ الفقہاء الحجاج انہ رائ الناس

یطوفون حول حجرتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال انما یطوفون باعواد ورمتہ قال الد
میری کفروہ بہذا لانہ تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ حرم علی الارض ان
تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد ترجمہ ابوالعباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ ان باتوں
میں جنکے سبب علمائے کرام نے حجاج ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اوس نے لوگونکو
روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں
اور گلے ہوئے جسم کا طواف کر رہے ہیں علامہ کمال الدین دمیری نے فرمایا علمانے اس
قول پر اس وجہ سے تکفیر کی کہ اس میں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے **فائدہ** یہ
روضہ اقدس کا طواف کرنیوالے تابعین یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے **کفریہ** ۲۶
**تقویۃ الایمان** کی ابتدا میں شرک کی کچھ قسمیں اور اونکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتیں
فلاں قسم سے شرک ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فصلیں مقرر
کیں ان فصلونمیں جو کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے ص۸ پر اسی بیان اجمالی
میں لکھا حاجتیں بر لانی اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء اولیا کی یہ شان نہیں جو کسی کو
مصیبت کے وقت پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے اسی میں لکھا ص۱۲ جو کوئی انبیا اولیا
کی اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کیوقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے
ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لیے اس باب
میں پانچ فصلیں کیں اھ ملخصاً غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوی ہے اور آگے ساری
کتاب اس دعوے کا بیان و ثبوت اب یہ دعوی تو یاد رکھیے کہ جو کوئی انبیا اولیا کو
پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلوں میں اسکا بیان سنیئے ص۲۹ اللہ سے زبردست

کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہونچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگونکو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیا و انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کو ناکارے لوگ کہا گیا یہ اونکی جناب میں کھلی گستاخی نہیں کیا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر خالص نہیں جس کی تفصیل شفا شریف اور اسی کی شروح وغیرہا کتب ائمہ میں ہے (کفریہ ۲۷) تقویۃ الایمان پہلی فصل میں اس دعوے کا کہ (انبیا و اولیا کو پکارنا شرک ہے) ثبوت سنئیے صفحہ ۱۹ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسکو پکاریں اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہنا حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہیں جسکے دل میں رائی برابر ایمان ہو شاید اس شخص نے اور طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا کہ انمیں کوئی ایسا بھی نہ رہا جسکے دل میں دانۂ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیا سے اوسے کچھ کام نہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب میں اون کا ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو یوں گیا اور دنیا جو ایسوں کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اسمیں کسی نبی کی سرکار سے تنکا مہینہ جمعہ کی روٹی ملنے کی بھی امید نہیں تو زال دنیا کے ایسے کمانیوالے پوتو نکو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ اٹھائیس سب سے بدتر خبیث صراط مستقیم صفحہ ۹۵ بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوے

شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در
صورت گاؤ و خر خود ست کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدا ے دل انسان می چسپد بخلاف
خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و این تعظیم و اجلال
غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد **مسلمانو مسلمانو** خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں کو غور کرو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نماز مین خیال لیجانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اوسکے ساتھ زنا کا خیال کرنے سے بھی بُرا ہے اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے ہاں واقعی رنڈی نے تو دل نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا پہنچا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں وخاتم النبیین پڑھکر تازی نبوتوں کا دریا چلایا اون کا خیال آنا کیوں نہ قہر ہو اونکی طرف سے دل میں کیوں نہ زہر ہو **مسلمانو** للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے نکلنے کا ہے حاش للہ پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو جو انھوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں شاید ان میں بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمھارے پیارے نبی تمھارے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہوں کہ انھیں مواخذہ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھیے کہ اسنے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بیدھڑک یہ صریح سب و دشنام کے لفظ لکھدیے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا اصلا اندیشہ نہ کیا **مسلمانو** کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

اطلاع نہوئی یا مطلع ہوکر اسنے انھیں ایذا نہ پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ انھیں اطلاع ہوئی واللہ واللہ انھیں ایذا پہنچی واللہ واللہ جو انھیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار و قہار کی لعنت اوسکے لیئے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت آیت ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اوسکے رسول کو اونپر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت میں اور انکے لیے بنا رکھا ہے ذلت والا عذاب آیت والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ○ ترجمہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو انکے لیے دکھ کی مار ہے مسلمانو پھر ان مقتدیوں کا ایمان دیکھیئے ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھکر اسلام کے کان میں انگلیاں دیکر یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام یہ اوسکے چیلے بیدام کے غلام سبحن اللہ یہ حرکات اور اسلام کا نام مسلمان وہ ہیں جنھیں قرآن عظیم فرماتا ہے۔ آیت لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ترجمہ تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اوسکے رسول سے اگرچہ وہ اونکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کردیا اللہ نے اونکے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی اونکی اپنی طرف کی روح سے) وہابی صاحبو مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر

جماؤ جو اونکی جناب عالم مآب میں گستاخی کرے اگر تمھارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ بہزار زبان و صد ہزار دل اوس سے بتری کرو تحاشی کرو اسکے سایہ سے نفرت کرو اوسکے نام محبت پر لعنت کرو ورنہ اگر دوسرا انھیں اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور چیز ہے۔ واے بے انصافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اوسکے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اسکی امامت و پیشوائی کا دم بھرو ولی جانو امام مانو جو اسے بُرا کہے اولٹی اسی سے دشمنی ٹھانو بدلگام کی بات میں سو سو طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو جیسے بنے اسکی بگڑی سنبھالو اوسکی حمایت میں عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام اسی کا نام ہے ع اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار ؛ مزہ یہ ہے کہ خود تمھاری ساری بناوٹوں کا دریا جلا گیا **تقویۃ الایمان** یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولیے اور اوس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اسکے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھوگے ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر دیکھو اور آنکھیں بند کرکے بہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے کے سے ہیں تیری ناک بجو کی سی ہے تو کیا اسنے اپنے باپ کو گالی نہ دی

یا کوئی سعادتمند نجدی اٹھکر اپنے بدلگام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ انکی آواز لطیف کتے کے بھونکنے سے مشابہ تھی اگرچہ دہن شریف سوئر کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اُسے کیا سمجھوگے کیا اپنے طائفے میں رکھوگے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کردوگے۔

اب تمہیں ظاہر ہوگا کہ اس خبیث بددین نے جو ہمارے عزت والے رسول دوجہان بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات[۵۱] لکھے انھوں نے ہمارے اسلامی دلونپر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اُسے اپنے سچے پکے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں ذرا یہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہمنے جو نظیریں دی انمیں صرف تشبیہ پر قناعت کی تم جانو جب نری تشبیہ ایسی ہی تو بد رہا بدتر بتانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہوگا الا لعنۃ اللہ علیٰ اعداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ وآلہ وبارک وسلم

---

[۵۱] یہاں اسکے پیرو ونکی غایت معذرت وسخن سازی جو کچھ ہی یہ ہے کہ یہ کلام اُس نے بقصد توہین نہ لکھا سوق سخن تاکید اخلاص کے لئے ہی مگر یہ بناوٹ اسی قبیل سے ہی کہ ع لن یصلح العطار ما افسدہ الدہر۔ قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر ہوگا تو کیا وحی آئیگی کہ فلاں کے دلکا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع وقبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کسنے لازم کیا۔ کیا اللہ و رسول کو بُرا کہنا اسی وقت کلمۂ کفر ہی جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے بُرا کہہ جائے کفر و کلمۂ کفر نہیں علت وہی ہی کہ ان حضرات کے دلوں میں حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت نہیں انکی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اسمیں طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں جیسی بے اپنے امام کے کفریات سنبھالتے ہیں شفا شریف صفحہ ۲۴۳ تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہا الوجہ الثانی لاحق بہ فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب ولا الازراء ولا معتقد لہ ولکن تکلم فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ہو فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یاتی بسفہ من القول او قبیح من الکلام ونوع من السب فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ اما لجہالۃ او ضجر او سکر او قلۃ ضبط لسانہ وتہور فی کلامہ فحکم ہذا حکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم اھ مختصرا یعنی اسکا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت بھی طرح روشن و ظاہر یہ ہی کہ قائل نہ تنقیص تحقیر کا قصد کرے نہ اُسکا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمۂ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بُری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگرچہ اسکے حال سے ظاہر ہو کہ اُسنے مذمت و توہین کا ارادہ

مسلمانو اور ذرا اس ناپاک وجہ کو تو خیال کرو (خاکش بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اس لیے ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کیساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو
نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائیگا
اقول الحمد للہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذوالعرش
جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے کسی کافر یا کافرمنش کے مٹائے نہ مٹیگی چودھویں رات کے چاند کا
چمکتا نور کہیں کتوں کے بھونکنے سے کم ہوا ہے ؎ مہ فشاند نور وسگ عو عو کند، ہر کسے بر خلقت خود می تند۔ اس شخص کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا خیال آنا موجب شرک کہ وہ جب آئیگا عظمت کیساتھ آئیگا مگر واللہ العظیم کہ
شریعت رب العرش الکریم میں نماز بے انکے خیال باعظمت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو
کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کہ تو نے کیوں
ایسی شریعت بھیجی جسنے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور اسمیں السلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا۔

---

سلہ۔ مکتوبات شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤ ج ۲ مکتوب ۳۰ صفحہ ۴۶ خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ نوشتہ بودند الخ پوری عبارت زیر کفریہ ۵۲ ص ۲۴ میں آتی ہے) سبحٰن اللہ کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک نے منہ پھیلایا نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر۔ تف برروئے کافر وشی دکفرمنشی اس کے بدگویوں کی طرف خیال لیجانا اپنے بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہمہ تن اس میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر۔ اور کہاں شیخ طریقت و آقائے نعمت وخدا وندِ دولت خاندان دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہو۔ نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ عین نماز میں اسی صورت کو سجدہ محسوس ہو قبلہ عبادت ہے نہ مسجود لہ جو اس قبلہ سے پھرا وہ بیدولت تباہ ہوا اس کا کام برباد گیا تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبان خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے۔ غرض وہ بول یہ قول باہم لڑ رہے ہیں کفر وشرک کے عقاب پر تولے کھڑے ہیں دیکھئے وہابی صاحب کدھر ڈھالتے ہیں ادھر جھکاتے یا ادھر ڈالتے ہیں ؎ یا دامن یار رفت از دست ؛ یا این دل زار رفت از دست۔ کذالک العذاب و لعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۱۲ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ ۱۲

مسلمانو کیا انکے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف
خیال کرنیکا حکم ہوا بیشک ہوا اور واقعی انکا خیال مسلمان کے دل میں جب آئیگا عظمت و
جلال ہی کے ساتھ آئیگا کہ اسکا تصور انکے پاک مبارک تصور کو لازم بین بالمعنی الاخص
ہے اور عرض سلام تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف ان کے
خیال بلکہ خاص نماز میں انکے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنفقین لا
یعلمون احیاء العلوم مطبع لکھنؤ ج ۱ صفحہ ۹۹ احضر فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ التحیات میں
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا
تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میزان امام شعرانی
مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۳۹ و ص ۱۴۰ سمعت سیدی علیا الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ یقول انما
امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد
لینبہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لایفارق
حضرۃ اللہ تعالیٰ ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافہۃ ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص
رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
درود و سلام عرض کرنیکا اس لئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کیساتھ
بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں
اس لئے کہ حضور کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب
صدیقی صفحہ ۱۰۱ ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویہا بذکرہ واثباتا

للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا انکا ذکر پاک بلند کرنیکو اور انکی رسالت کا اقرار ثابت اور آنکے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیئے) اولیائے عظام وعلمائے کرام نے اِس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہی میں آسے مواہب لدنیہ وغیرہا ائمہ کی کتب سے نقل کروں اِس سے بہتر کہ اِن غیر مقلدوں کے امام آخر الزمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ انپر اشد وسخت تر ہے۔

مسک الختام نواب بھوپال مقام صفحہ ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال واوقات خصوصًا در حالت عبادات آن وجود نورانیت وانکشاف دریں محل بیشتر وقوی ترست و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلاۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود وحاضرست پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور وفائز گردد آرے

ع در راہ عشق مرحلۂ قرب وبعد نیست ٭ می بینمت عیاں ودعامی فرستمت۔

اس عبارت میں نواب بہادر فرمائشی شرکوں کے انبار لگا گئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظر ہیں ایک شرک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات میں موجود وحاضر ہیں دو شرک نمازی نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہو تاکہ قرب الٰہی پائے تین شرک مگر یہ کہیے کہ اگلی سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ ہے ہابیت سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اسی طرح

وعلی عباد اللہ الصّٰلحین کیا شرک سی بچ رہیگا کہ امثال آلی از منطین سبکو شامل مسلمانو
کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہیں اور حضرت امام شافعی و امام احمد
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہی پھر درود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہی درود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال عظمت بات
وجلال سے انفکاک کیونکر ممکن مسلمانو ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک
امام منفرد پر واجب اور ان غیر مقلد وہابیوں کے یہاں سب پر فرض ہی ان سے کہو
ہمیں سے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ نکالڈالیں یعنی راہ انکی جنپر تونے انعام کیا۔
جانتے ہو وہ کون ہیں ہاں قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ترجمہ جن پر
خدا نے انعام کیا وہ انبیا اور صدیق اور شہدا اور نیک لوگ ہیں جب صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پڑھکر انکی راہ مانگی جائیگی ضرور عظمت کیساتھ انکا خیال آئیگا اور وہ
اُسکے نزدیک شرک ہی تو الحمد میں سے اس شرک کے دور کرنیکی کوشش کریں صرف
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ رکھیں کہ انبیا و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و
نصاریٰ کی یادگاری رہے بلکہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بھی رکھنے کے قابل نہیں
کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صدیق اکبر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد لیئے گئے ہیں فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوع مصر صہ ۹۵

صہ ۳ الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحباہ

مسلمانو میں فقط الحمد کو کہتا ہوں نہیں نہیں شاید دو ایک کے سوا قرآن عظیم کی
کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس بائی شرک سے نہ بچیگا جن سورتوں میں حضور

پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملئکہ عظام یا صحابۂ کبار یا مہاجرین و انصار یا متقین محسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفیں ہیں انکا تو کہنا ہی کیا ہے یونہیں وہ بھی جن میں حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والثنا کے قصص مذکور ہیں کہ انکا تصور جب آئیگا عظمت ہی سے آئیگا جسکا اس شخص کو خود اقرار ہے انکے سوا گنتی ہی کی سورتیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہونگی اور کچھ نہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چاروں قل تبّت میں کھلا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اسکی تلاوت میں ضرور خیال جائیگا کہ یہ بھاری انتقام اللہ عزوجل کس کی طرف سے لے رہا ہے یہ سخت غضب الٰہی کس کی جناب میں گستاخی کرنے پر اتر رہا ہے لِاِیْلٰف شریف میں اگر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحۃً ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ کا ذکر ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کیساتھ کہ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اضافت فرمایا اسکا تصور کب بے عظمت آئیگا بنظر ظاہر صرف سورۂ تکاثر اس عالمگیر بلا سے بچیگی باقی تمام وکمال ہر سورۃ کی تلاوت شرک میں ڈالیگی[۱] پھر تکاثر بھی بچی تو صرف شرک معصیت یا کراہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابر و جحیم و اموال و نعیم کا خیال اس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کیساتھ نہ آئیگا خیال انبیا و اولیا کے شرک میں نہ ملا تو خیال گاؤ خر کی قباحت میں تو شریک ہو گا۔ تف ہزار تف ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانو میں صرف نماز ہی میں گفتگو کرتا ہوں نہیں نہیں اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک ہی کیا فقط نماز ہی

---

[۱] اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ عیاذاً باللہ ان شرکیات کی واجب و سنت و جائز کرنیوالی ہوئی صحابہ سے آجتک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے اس سے بڑھکر اور کیا کلمہ کفر ہو گا۔ شفا شریف ص ۲۶۲ و ۲۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولاً یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ترجمہ جو شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ للمصنف العلام مدظلہ

عبادت ہی نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت میں شرک روا ہی حاشا کسی عبادت
میں روا نہیں اور قرآن کی سورتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت انکے ذکر
انکی یاد انکی تعظیم انکی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادتِ تلاوت بے تصور عظمت
سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر متصور تو اس چوپائی شرک سے کدھر مفر غرض اس
دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ قبیح خود اقبح القبائح ومجموعہ صدہا کفریات وفضائح ہے
مسلمانو تمنے دیکھا کیسی خبیث وناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے
پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوے اسلام باقی ہے سبحٰن اللہ یہ
اور یہ دعوی ربانی اعوذ بک من همزات الشیطن واعوذ بک رب ان یحضرون
تنبیہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفضیح وتقبیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام
اس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علمانے یہاں کلام کو کامل
رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ ارجس الابوال کے بعد مجھے
اسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہے مگر اجمالاً اتنا
اور سن لیجیے کہ اسکے حصہ میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعدد ابواب جہنم سات کلیات
کفریات کے ہیں (۱) جابجا قرآن عظیم ایک بات فرمائے اور یہ صاف اسے غلط
باطل کہہ جائے شفا شریف ص ۳۶۳ معین الحکام امام علاء الدین علی طرابلسی
حنفی مطبع مصر ص ۲۲۹ من استخف بالقرآن او لشیء منه او جحده او کذب بشیء منه او اثبت ما نفاه
او نفی ما اثبته علی علم منه بذلک او شک فی شیء من ذلک فهو کافر عند اهل العلم بالاجماع ترجمہ جو
شخص قرآن مجید یا اسکے کسی حرف سے گستاخی یا اسکا انکار یا اسکی کسی بات کی تکذیب یا
جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اسکا اثبات یا جسکا اثبات فرمایا اسکی نفی کرے

دانستہ یا اُسمیں کسی طرح کا شک لائے وہ باجماع تمام عُلما کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جابجا شرک موجود (۳) اسکے نزدیک انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴) یوہیں حضرات ملائکہ عظام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اس کے اکابر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دھلوی اور اُنکے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اُنکے والد شاہ عبدالرحیم اور اُن سب کے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں اپلی گہلی بھر رہی ہیں تو اُسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب مشرک بھی پھر یہ اُنھیں امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفوں سے یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اُسکا نیم اقراری کفریہ ہوا (۷) کھلے شرکوں کے بھاری تودے خود اس کے کلام میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر دوسری میں ایمان یہاں شرک ہاں عرفان تو یہ پورا اقراری کفریہ ہے میں ان سب کی پوری تفصیل کروں تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کلیے کیلئے بکثرت جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علی شرک سوے بالامور العامہ ۱۳۱۱ھ میں جمع کیئے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت رسائل میں کلام ملے گا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتہ چلیگا یہاں بطور نمونہ ساتوں کلیے کی صرف ایک ایک مثال لکھوں (کفریہ ۳۰) اللہ عزوجل فرماتا ہے تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ترجمہ ہم یہ کہاوتیں بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیۓ اور اُنکی سمجھ نہیں مگر عالموں کو) یہ شخص غیر مقلدی اور دین الٰہی میں ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے

کے لیئے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں تقویۃ الایمان
ص۲۱ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ ورسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اُس کو بڑا علم
چاہیئے سو یہ بات بہت غلط ہے اھ ملخصًا لطف یہ کہ اپنے اس گھڑے مطلب پر
دلیل لایا آیہ کریمہ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ سے اور خود ہی اُسکا ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہے
کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک رسول ان میں سے پڑھتا ہے اُنپر آیتیں اُسکی
اور پاک کرتا ہے اُنکو اور سکھاتا ہے کتاب اور عقل کی باتیں کیوں حضرت جب
قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے تو نبی کے سکھانیکی کیا حاجت
تھی سبحٰن اللہ رد واسد وا تو خود سمجھ لیں اور صحابہ کرام سکھانے کے محتاج (کفریہ ۳۱ و ۳۲
تقویۃ الایمان ص۱۰ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا
اقبال وادبار دینا حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی
شان ہے اور کسی انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت
کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے سو وہ
مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُنکو خود بخود ہے خواہ
یوں سمجھے کہ اللہ نے اُنکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصا کاش یہ ظالم
صرف اسقدر کہتا کہ جو کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو
بیشک حق تھا مگر یوں مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسی کی نسبت کسی مسلمان کے خیال
میں ہرگز نہیں تو تمام مسلمانوں کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ ص۳
شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب ص۴ سو پیغمبر خدا کے فرمانے

کے موافق ہوا کہ تمام دُنیا میں کوئی مُسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگا یا کہ پھر

خواہ یوں سمجھی خواہ یوں کہ اللہ نے اُنکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے
اب غور کیجئے کہ اس ناپاک ملعون قول پر انبیا و ملئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اسکے
پیشواؤں سے لیکر خود اُس ظلوم وجہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت اَغْنٰھُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ترجمہ اُنھیں دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے
آیت وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ترجمہ اے عیسیٰ تو تندرست کرتا ہے
مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے) یہ معاذ اللہ قرآن عظیم کے شرک
ہیں اور میرے حکم سے کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دیگا کہ تندرست کردینے کی
قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند کے نزدیک شرک ہے۔
(کفریہ ۳۳) آیت اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ
ترجمہ عیسٰے علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست
کرتا ہوں اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے) یہ معاذ اللہ عیسیٰ مسیح کلمۃ اللہ
علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا شرک ہوا (کفریہ ۳۴ تا ۳۰) آیت وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ترجمہ اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ
کرو سب سجدے میں گرے سوا ابلیس کے آیت وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ترجمہ یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب
یوسف کے لیئے سجدے میں گرے) یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالیٰ اور ملئکہ و
آدم و یعقوب و یوسف علیہم الصّلاۃ والسّلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم دیا ملئکہ
نے سجدہ کیا آدم راضی ہوئے یعقوب ساجد یوسف رضامند تقویۃ الایمان صلا

جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے اسپر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ انکی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً مدعی شرک جیسی سجدہ کرنا گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور بندہ اور اسبات میں انبیا اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اھ ملخصاً یوں تو اس گمراہ کا استاد شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا ہیترا فرمایا کیا مگر وہ شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کسی شریعت میں حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اُسے پھر کبھی منسوخ بھی فرمادے (کفریہ ۳۹ و ۴۰) حدیث حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ ترجمہ ابن جمیل فقیر تھا اُسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا) یہ حدیث صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں اللھم انی احرم ما بین جبلیہا مثل ما حرم بہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ ترجمہ الٰہی میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اُسکے جیسے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا) صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۰۸ صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۴۴۱ واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابراہیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیہا لا یقطع عضاہہا ولا یصاد صیدہا ترجمہ بیشک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم کیا نہ کاٹی جائیں اُسکی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اُسکا شکار صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۰ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مطلب کی حدیثیں صحاح و سنن و مسانید

وغیرہا میں بکثرت ہیں جنہیں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف و صریح حکم فرمایا کہ مدینہ طیبہ اور اسکے گرد و پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اسکے جنگل کا ہے یہی مذہب ائمہ مالکیہ و شافعیہ و حنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے ائمہ حنفیہ اگرچہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں مع نظر مذکور مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو صراحۃً مدینہ طیبہ کے جنگل کا ادب ارشاد فرمایا اب اس شخص کی سنیئے تقویۃ الایمان

صدا گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اسپر شرک ثابت ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کی لائق ہیں یا یوں کہ انکی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہی اھ ملخصاً جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں ہی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے تف ہزار تف بروئے بیدینان۔

(کفریہ ۱۴۱ تا ۱۴۴) تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ عبد العزیز صاحب مطبوعہ مبئی صفحہ ۱۱۳

بعضے از اولیاء اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا در آن وقت ہم مترنم بانیمقال است ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن۔ یہ عبارت سراپا بشارت

اس شخص کے مذہب ہمہ تن شرارت پر معاذ اللہ سرتا پا شرک جلی سے ملوث ہی اولیائے کرام کا دنیا میں تصرف بعد انتقال بھی انکا تعلق باقی رہنا ان کے علوم کی وسعت کہ ادھر بھی مستغرق ہیں ادھر بھی خبر رکھیں اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدوں کو مناصب عالیہ تکمیل تک پہنچانا حاجتمندوں کا اپنی حاجتیں انکی پاک روحوں سے طلب کرنا انکا حل مشکل فرمانا نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں المضاعف ہیں ہاں ہونا ہی چاہیئے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہیں کلام الملوک ملوک الکلام (کفریہ ۴۷ تا ۴۹) تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح

ص۳۹۶ و ص۳۹۷ حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان

می پرستند و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام

ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ باجمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است وہابی صاحبو یہ بھی لکھے تین شرک ہیں ہر اک ڈھائی من پختہ کا شاہ صاحب کو دیکھیے کتنے بڑے شرک سند مشرک دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہیں کہ کاروبار عالم کو دامن ہمت حضرت مولی مشکل کشا و اہل بیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے وابستہ مانتے اور پیروں کی طرح ان سب کی پرستش اور ان کے اور تمام اولیا کے نام کی نذر منت جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ انھیں بلاؤں میں سانتے ہیں اب تو عجب نہیں کہ روافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجئے تقویۃ الایمان

ص۸ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسکا

مخلوق اور اسکا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اسکے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا ہی انکا

کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے پانچویں فصل شرک فی العادۃ کی برائی کے بیان میں لکھا صد ۶۱ پیر پرست اپنی تئیں کہلوانا محض بیجا ہے اور نہایت بے ادبی (کفریہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے ظاہر کہ وہ خود اور انکے بارہ اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ نادعلیا مظہر العجائب ؛ تجدہ عونا لک فی النوائب ، کل ہم و غم سینجلی ؛ بولایتک یا علی یا علی یا علی ۔ کی سندیں لیتے اجازتیں دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سے وہ خوارق و فیوض ظاہر ہوتے ہیں جنھیں دیکھ کر عقلیں اچنبے میں ہیں جب تو انھیں ندا کریگا تو انھیں مصائب و آفات میں اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہے ۔ آپکی ولایت سے یا علی یا علی یا علی الحمد للہ ان شاہ صاحب اور انکے پیروں استادوں نے تو شرک کا پانی سر سے تیر کر دیا یہاں بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں مصیبت میں مولی علی کے پکارنیکا حکم ایک شرک انھیں مصیبتوں میں مددگار ماننا دو شرک یا علی یا علی یا علی کی لئے باندھ دینا تین شرک جسے اس نفیس و جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار و حیات الموات فی بیان سماع الاموات ۱۳۰۵ و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ و الامن و العلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء وغیرہا مطالعہ کرے (کفریہ ۵۳ تا ۵۵) تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت و مرجع و منتہی و مفزع و ملجا و سید و مولی جناب شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب سیم صد ۱۴۶ خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ را نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آنرا مسجود خود

میداندومی بیند واگر فرضا نفی کند نفی نمیگردد صحبت اطوار این دولت متمنائے طلاب

از ہزاران یکے را مگر بدہند صاحب این معاملہ مستعد تام المناسبہ ست تحیل کہ بانذک

صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات او را جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است

نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را نفی نہ کنند ظہور این قسم دولت سعادتمندان را میسر است

تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ

جماعۂ بیدولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود

را برہم زنند یہاں بھی تین ڈبل شرک ہیں ہر ایک اگلے باٹوں سے ہزار من کا مرید نے لکھا

کہ تصور شیخ اسقدر غالب ہی کہ نمازوں میں اُسکو اپنا مسجود جانتا ہے صورت شیخ ہی

کو سجدہ نظر آتا ہے جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندوں کو ملتی ہے طالبان

حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہی ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال میں

شیخ کو اپنا متوسط جانو دو شرک[ف] نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقت میں پیر کی طرف متوجہ

ہو تین شرک اب یاد کرا اپنا وہ کفری بول کہ نماز میں پیر وغیرہ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف خیال لیجانا چنیں و چناں ہے اور منجر بشرک ناظرین آپ نے جانا

کہ وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بے دولت و تباہ کار بتا رہے ہیں

ہاں وہی بے دولت ہی صراط مستقیم میں کہتا ہے ص۱۳۱ از جملہ اشغال مبتدعہ شغل برزخ

ست اُسی میں ہے ص۱۱۰ صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ لے خاص

[ف] تقویۃ الایمان ص۹ جو بات سچی ہی کہ اللہ بندہ کیطرف سب سے زیادہ نزدیک ہی سو اسکو چھوڑ کر جھوٹی بات بنائی کہ اوروں کو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادیں پوری کرتا ہے سب بلائیں ٹالدیتا ہے سو اُسکا حق نہ پہچانا اور اُسکا شکر ادا نہ کیا یہ بات اوروں سے چاہنے لگے پھر اس اُلٹی راہ میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈھ لیں سو اللہ ہرگز اُنکو راہ نہیں دیگا ۱۲ منہ

اس مسئلہ میں ایک نفیس رسالہ مسمی الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ لکھا اُس میں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہم کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علمائے عظام کے تیس ارشادات سے اس شغل کا جواز ثابت کیا اس بیدولت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ بدعتی تصویر پرست ہیں جب تو جناب شیخ مجدد کو نئے تبہ کار و منحرف بتایا (کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موصوف ج۱ مکتوب ۳۱۲ صفحہ ۴۴۸ مخدوما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام درباب جواز اشارت بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ صفحہ ۴۴۹ و غیر ظاہر مذہب ست وانچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشیر یصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی وقول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نوادرست نہ روایات اصول وفی المحیط اختلف المشائخ فیہ منہم من قال لا یشیر ومنہم من قال یشیر وقد قیل سنۃ وقیل مستحب والصحیح حرام ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتویٰ دادہ باشند ما مقلدان را نمی رسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم مرتکب امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین را علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید یا انگارد کہ اینہا بمقتضائے آرائے خود بر خلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد ست تجویز نکند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست لیس عدم اشارت سنت علمائے ما تقدم شدہ صفحہ ۴۵۰ احادیث را ایں اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضائے احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام صفحہ ۴۵۱ اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتویٰ دادہ اند

گو ہم ترجیح عدم جواز راست اھ ملخصًا اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانوں سے ٹینٹ آنکھوں سے جالے ہٹا کر یہ دھوم دھامی عبارت سنیں اور اسکے تیور دیکھیں جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ دربارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت آئی ہیں اور وہ حدیثیں معروف مشہور ہیں مگر ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارے کا ذکر نہیں اور ہمارے علما کی سنت عدم اشارہ ہی ہماری فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں احادیث کے مطابق عمل کرنا جائز نہیں معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلیدی کو کچھ کہئے کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اُسے بے عقل ہٹ دھرم بتاتے ہیں مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ مذہب کو اختلاف ہے جواز و استحباب سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہانتک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق موجود حتی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ازانجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اسپر بھی نظر نہوگی نہ اختلاف مشائخ و فتوے پر لحاظ ہوگا صرف اس لئے کہ ظاہر روایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرجح اور اسکے خلاف صحیح و مشہور حدیثوں پر ہمیں عمل نہیں پہنچتا۔ ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا کہیں تسمہ بھی لگا رہا اب شخص مذکور کے جبروتی احکام سنیئے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سناتا ہے۔

تقویۃ الایمان ص۱۵۴ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے ص۱۵۳ اس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوں کی رسموں کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جو انھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالیں سند پکڑتے ہیں ص۱۵۵ رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہے کہ اسکے سوا کسی کی راہ نہ پکڑے ص۱۵۶ اسی طرح کی خرافاتیں بکتے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط غلط رسموں کی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے۔

تنویر العینین لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن لرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ میں کیسے جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کو لیئے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں پل سکے اسپر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اس میں شرک کا میل ہے تنویر العینین اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصرانیۃ وحظ من الشرک والعجب من القوم لا یخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ہذہ الآیۃ فی جوابہم وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ ایک امام کی پیروی کہ اسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اسکے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلیں ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونے کا میل ہے اور شرک میں کا حصہ اور تعجب یہ کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اسکے چھوڑنے

والے کو ڈرلاتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہی یہ آیت انکے جواب میں کہ میں کیونکر ڈروں
اس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اوروں
کو اللہ کا شریک ٹھہرایا) افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ
میں ایسے فرزند دلبند سعادتمند پیدا ہونے والے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت
بالائے طاق سرے سے اصل ایمان میں خلل بتائیں گے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی
بتائیں گے شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ
ہونہار سپوت اُٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پدری اُستادی درکنار عیاذاً باللہ کفر و شرک
سے قبر پائیں گے ہمیں سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمانی کی جڑ کاٹیں گے از ماست کہ
برماست اللہ تعالیٰ گندہ کرنیوالی مچھلی سے بچائے ع بدنام کنندۂ نکونامے چند۔ ع
زنان باردار گر مار زایند ؛ بہ از طفلے کہ ناہنجار زایند۔ غرض کہاں تک گنئے انبیا و مرسلین
و ملئکہ و صحابہ و ائمہ و سائر مسلمین و تمام جہان وخود رب العالمین تک جو شرک کے
چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی کا ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا سب اسی
ہولی کی پچکاریوں میں رنگا ہوا ہے حضرات وہابیہ سے استفسار کہ اپنے امام کا ساتھ
دیکر شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب شیخ مجدد صاحب سب کو کھلم
کھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کر کے اس مصنوعی امام کو گمراہ
بددین دمکفر مسلمین دمورد لزوم ہزاران کفر جانوگے میں عبث تشقیق کرتا ہوں
بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اسی کو اختیار کیجئے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو
ظاہر ورنہ شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اُن کا
مداح انکا معتقد اُنکا مُرید انکا مقلد الخص امام سمجھے پیشوا مانے ولی کے مقبول خدا

جانے تو آپ لزوم کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھی خود کافر ہے اس شخص پر کفر ہر طرح لازم رہا کہ کرد کہ نیافت یہ اسکی جزا ہے کہ مسلمانوں کو محض بے وجہ ناحق ناروا بات بات پر مشرک کہا تھا ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۔ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند۔ (کفریہ، ۵ تا ۱۱)

صراط مستقیم صفحہ ۱۳ ائمہ ایں طریق واکابر ایں فریق در زمرۂ ملٰئکہ مدبرات الامر کہ در تدابیر امور از جانب ملأ اعلیٰ ملہم شدہ در اجرائے آن می کوشند معدود ند پس احوال ایں کرام بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد صفحہ ۶۶ قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ست و در سلطنت سلاطین و امارت امراہمت ایشان را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست صفحہ ۱۱۲ ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشند وایں کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست صفحہ ۱۵۸ دریں مقام بعضے خلیفۃ اللہ می باشند خلیفۃ اللہ آں کسے ست کہ برائے انصرام جمیع مہام اورا مقرر کردہ باشد نائب سازند صفحہ ۳۴ اورا در کنف ولایت خود گرفتہ وزیر سایۂ کفالت تربیت خود آوردہ جارحۂ تدبیر تکوینی و تشریعی خود می سازد۔

ان پانچ شرکیات میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ ملائکہ و اولیا کاروبار عالم کے مدبر ہیں اولیا عالم کے کام جاری کرتے ہیں اولیا کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے۔ تمام کام انکے ہاتھ سے انصرام پاتے ہیں بادشاہوں کے بادشاہ بننے امیروں کی امیری پانے میں مولیٰ علی کی ہمت کو دخل ہے اب

تقویۃ الایمان کی سنئے اسکی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲ میں سن چکے بعض
اور لیجئے صہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی صہ ۲ جسکا
نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں صہ ۲۹ کسی کام میں نہ بالفعل انکو دخل ہے
نہ اسکی طاقت رکھتے ہیں صہ ۲ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے
اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اسکو مانے سو اسپر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے
اور اسکے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے (کفریہ ۶۲ تا ۶۸) صراط مستقیم
صہ ۱۲۶ دریں حالت اطلاع بر امکنہ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین کہ دور و دراز جائے
وے بود بطور کشف حاصل می آید و آں کشف مطابق واقع می باشد صہ ۱۲۵ برائے انکشاف
حالات سموات و ملاقات ارواح و ملائکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آں مقام
و دریافت امکنۂ آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یاحی قیوم ست (الی قولہ)
و در سیر مختار ست بالائے عرش نماید یا زیر آن و در مواضع آسمان نماید یا بقاع
زمین الخ صہ ۱۲۵ برائے کشف قبور سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح مقرر ست صہ ۱۲۰
برائے کشف ارواح و ملائکہ و مقامات آنہا و سیر امکنہ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع
بر لوح محفوظ شغل دورہ کندو باستعانت ہماں شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت
و دوزخ خواہد متوجہ شدہ بسیر آں مقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آں مقام ملاقات
سازد الخ صہ ۱۲۹ برائے کشف وقائع آئندہ اکابر ایں طریقہ طرق متعدد نوشتہ اند صہ ۱۵۵ آن
عزیز با وجود وجاہت عند اللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد صہ ۱۶۰
اپنے پیر کو لکھا کشف بعلوم حکمت آنجا مہد۔ ان سات عبارات میں صاف صاف
کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات

ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ وارواح اور ان کے
مقامات اور جنت و دوزخ اور قبروں کے اندر کا حال اور آنیوالے واقعات کھل جاتے
ہیں یہانتک کہ عرش فرش سب میں ان کی رسائی ہوتی ہے حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع
پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین آسمان میں جہاں کا حال چاہیں دریافت کرلیں اور
ان سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے بتائے کہ یوں کرو
تو یہ رتبے مل جائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے اب **تقویۃ الایمان** کی پوچھو
صـ۲۷ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں
سو اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا صـ۲۵
ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بیخبر ہیں اور نادان صفحہ ۵۰ ۵۰
جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ
کسی کو نہ ملاوے مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے
ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی
جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ سبحٰن اللہ وہاں تو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان
جنت و دوزخ حتیٰ کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض
تین ملوک روشن تھی عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا
خود ان پیر جی کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ
اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انجانی یہانتک ہے کہ آسمان کے تارے تو در کنار
کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لیں اگر انھیں کوئی کہے کہ وہ کسی درخت کے
پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو اس نے انھیں اللہ کی شان میں ملا دیا ہاں تو بندگی کو وہ

وسعت تھی یہاں آکر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہگئی۔
حق فرمایا اللہ عزوجل نے مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی
تقویۃ الایمان صہ شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعویٰ کرنیوالے
اس میں داخل ہیں یعنی جیسے یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ انکے لیے کشف کا
دعویٰ کرکے شرک میں ہے كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝
(کفریہ ۶۹) یہ نمونہ کفریات امام الطائفہ تھا اتباع و اذناب کہ اسکے عقائد کو صحیح و حق
جانتے اور اُسے امام و پیشوا مانتے ہیں لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں شرح
فقہ اکبر صہ مجمع الفتاوی سے من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفروا ولو تکلم بہ مذکر وقبل
القوم ذلک کفروا الخ ترجمہ جو کلمہ کفر بکے اور دوسرا اُس پر ہنسے (یعنی راضی ہو اور انکار
نکرے) دونوں کافر ہو جائیں اور اگر کوئی واعظ کلمہ کفر بولے اور لوگ اُسے قبول
کریں تو سب کافر ہوں اعلام میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول
صہ من تلفظ بلفظ الکفر یکفر الی قولہ وکذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ اورضی بہ یکفر
ترجمہ جو کفر کا لفظ بولے کافر ہو اسی طرح جو اُس پر ہنسے یا اُسے اچھا سمجھے یا اُس پر راضی ہو کافر
ہوجائے بحر الرائق ج ۵ صہ من حسن کلام اہل الاہواء او قال معنوی او کلام لہ معنی
صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن ترجمہ جو بدمذہبوں کے کلام کو اچھا
جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل سے
کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہوگیا (کفریہ ۷۰) ان صاحبوں کی قدیمی عادت
دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلد پائیں بیدھڑک اُسے مشرک بتائیں
بحکم ظواہر احادیث کثیرہ صحیحہ وروایات فقہیہ مصححہ رجیحہ اُنپر حکم کفر عائد ہونیکو بس ہے طرفہ یہ

کہ اس فرقۂ ظاہریہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعویٰ ہے **صحیح بخاری** ج ۲ ص ۹۰۱
**صحیح مسلم** ج ۱ ص ۵۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت حضور پرنور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما
قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی
اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔
**صحیح بخاری** ص ۸۹۳ **صحیح مسلم** ص ۵۷ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحدیث حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک
الا حار علیہ ترجمہ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں ایسا نہ ہو
تو اسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ **حدیقہ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ** مطبوعہ مصر ۱۲۷۶ھ ج ۲
ص ۱۵۶ کذلک یا مشرک نحوہ ترجمہ اسی طرح کسی کو مشرک یا اسکی مثل کوئی لفظ کہنا کہ وہ
مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا) میں کہتا ہوں یہ معنی خود انھیں حدیثوں سے
ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **تقویۃ الایمان** ص ۱۱ مشرک ہیں اللہ سے پھرے ہوئے
رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا خود حدیث میں فرمایا
بلکہ اسی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو کہیں بدتر ہے
**شرح الدرر والغرر** للعلامۃ اسمعیل النابلسی پھر **حدیقہ ندیہ** ج ۲ ص ۱۴۰ و ص ۱۵۶
لو قال لمسلم کافر کان الفقیہ ابو بکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشائخ بلخ لا یکفر واتفقت
ہذہ المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف
قول الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ ملخصا ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابو بکر اعمش فرماتے
ہیں کافر ہو گیا اور دیگر مشائخ بلخ فرماتے کافر نہ ہوا پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ

بخارا شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوے دیتے تھے انھوں نے بھی اسی طرف رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ص۲۲۰

رجع الکل الی فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتوے کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے عالمگیری ج ۲ ص۲۷۸

ذخیرہ سے برجندی شرح نقایہ مطبع لکھنؤ ج ۴ ص۶ فصول عمادی سے حدیقہ صفحہ ۱۴۰ و ۱۵۶ احکام حاشیہ درر خزانۃ المفتین ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۲ ص۳۱۱ قاضی خان سے بزازیہ ج ۳ ص۳۳۱ رد المحتار مطبع استنبول ج ۳ ص۲۹۲ نہر الفائق وغیرہ سے المختار للفتوی فی جنس ہذہ المسائل

ان القائل بمثل ہذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بہذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر ترجمہ اس قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اُسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یوں کہا تو کافر ہو جائیگا در مختار ص۲۹۳ شرح وہبانیہ سے یکفر ان اعتقد المسلم کافرا بہ یفتی ترجمہ مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتوی ہے [۵۱] جامع الرموز مطبع کلکتہ سنہ ۱۲۷۴ھ ج ۴ ص۶۵۱ المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ مختار یہ ہے کہ اسے اپنے مذہب میں کافر جانکر کہا تو کافر ہوگیا مجمع الانہر مطبع استنبول ج ۱ ص۵۶۶ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ اپنے عقیدے میں ایسا سمجھ کر کہے تو کافر ہے اس مذہب مختار و ماخوذ للفتوی و مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تالفہ پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے

---

[۵۱] فصول عمادی سے ۱۲ اسل السیوف۔

مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں انکا یہ عقیدہ اُنکی کتب[۱] مذہب میں صاف مصرح ہے تو
باتفاق مذاہب مذکورہ فقہائے کرام انھیں لزوم کفر سے مفر نہیں ۵۲ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝

**تذییل جلیل** یہ بطور نمونہ طائفہ حالفہ اور اُس کے امام کے کفری اقوال اور ائمہ کتب
ائمہ دین سے احکام کفر واشد الضلال تھے جنکا شمار بظاہر **ستر کفریات** تک
پہنچا اور حقیقۃ دیکھیے تو بیشمار ہیں کہ ساتویں گیارہ تک پانچ کفریوں کے کلمات میں ہر
کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیرہ ہے یونہیں کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ یہ ستر کیا ان میں
سے جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھایئے تو اب اِن کفریات کو خواہ ستر کہیے خواہ
**ستر ہزار کفریات** ٹھہرایئے اور کیوں نہ ہو کہ وہاں عمر بھر یہی کمایا تھا پڑھا لکھا
سب اسی میں گنوایا تھا سنتیں جڑھی تھیں مہارتیں بڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار

---

[۱] مثل تقویۃ الایمان و تنویر العینین و تصانیف بھوپالی وغیرہا میں جابجا مصرح ۱۲ السیوف ۵۲ باقی تفصیل تحقیق ہمارے رسائل النہی الاکید الکوکبۃ الشہابیہ حصہ اول مجلد ششم العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویہ میں ہے لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سردار بقیۃ السلف عمدۃ الابرار خاتم المحققین شیخ الاسلام والمسلمین بدر کبرا و البلد الامین شیخنا و برکتنا و سیدنا و قدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالٰی عنہ و عنا بہ قدسنا بسرہ الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی ان گمراہوں کی نسبت تصریحا ارشاد فرمایا صفحہ ۴۲ ہؤلاء الملحدۃ المکفرۃ للمسلمین ترجمہ یہ ملحد کافر بیدین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل رد المحتار ج ۳ صفحہ ۴۳۳ رسالہ علامہ ابن کمال باشا ان الملحد وسع فرق الکفر حدا ترجمہ ملحد تمام فرق کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا صفحہ ۵۳ امر الشریف مسعود ان یناظر علماء الحرمین العلماء الذین بعثوہم فناظروہم فوجدوہم ضحکۃ و سخرۃ کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ و نظروا الی عقائدہم فاذا ہی مشتملۃ علی کثیر من المکفرات ترجمہ مکہ معظمہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علمائے حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جو ان کے امام شیخ نجدی نے بھیجے مناظرہ کریں علمائے کرام نے ان مولویوں سے مناظرہ فرمایا تو انھیں پایا کہ ہنسی مسخرہ بننے کے قابل ہیں جیسے گدھے کہ بدک کر شیر سے بھاگے ہوں اور ان کے عقائد کو غور فرمایا تو انھیں بہت باتیں ملیں جنکا قائل کافر ہے۔ اسی رسالہ مبارکہ میں صفحہ ۴۳ سے ۴۵ تک حدیثیں نقل فرمائیں جنمیں اس فرقہ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے اور ان میں بھی جابجا ان کے کافر و دین اسلام سے بکفر خارج ہونے کی تصریح ہے اسی میں ہے ان کا متعلم اول شیخ نجدی تھا ۔

ص [illegible] کی نسبت فرمایا [illegible] کفر ترجمہ [illegible] السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی

کفریہ بول جانا وہاں کیا بات تھی یہاں قصد استیعاب آب دریا ہمودن وداہائی
رنگ شمر ونیکے قبیل سے ہے لہذا اس طرف سے عطف عنان کیجئے اور آنکے اقوال
خاصہ پر خاک ذلت ڈالکر بہت مشائخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور
اسکے تمام طوائف سابقہ ولاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سُن لیجئے کہ انھیں کا فر کہنا
فرض واجب ہی. واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہیں ابن عبد الوہاب انکا
معلم اول تھا اسنے کتاب التوحید لکھی جس میں اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام
کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً پر چڑھائی کرکے کوئی
دقیقہ گستاخی وبے ادبی وشرارت وظلم وقتل وغارت کا اٹھا نہ رکھا تقویۃ الایمان
اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے اسکا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے
کھلتا ہے یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنہوں نے سب میں پہلے
حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالے وجہ الکریم پر خروج
کیا اور اسد اللہ القہار کی ذوالفقار کا فرشکار سے دارالبوار کا رستہ لیا جن کی نسبت
حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک منقطع ہونگے جب انکا ایک گروہ ہلاک ہوگا
دوسرا سر اُٹھائیگا یہانتک کہ انکا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلیگا بموجب
اس وعدہ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اُٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع
میں اسنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوئی جن کا پیشوا شیخ نجدی
تھا اسی کا مذہب میاں اسمٰعیل دہلوی نے قبول کیا اور اُسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ
الایمان کہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار میں پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ وبنظر
معلم ثانی اسمٰعیلیہ لقب پایا اس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہی کہ دنیا میں

وہی موحد مسلم ہیں باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر رد المحتار ج ۳ صـ۴۷ ویکفرون
اصحاب نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرطی مسمی الخوارج بل ہو
بیان لمن خرجوا علیٰ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا فیکفی فیہم اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ
کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا
ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتہم وخرب بلادہم
وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلٰثۃ وثلثین وماتئین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لئے ضروری نہیں بلکہ خاص یہ ان
خارجیوں کا بیان حال ہے جنہوں نے ہمارے آقا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
پر خروج کیا تھا خارجی ہونے کو اتنا کافی ہے کہ جن پر خروج کریں انھیں اپنے عقیدے
میں کافر جانیں جیسا ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے پیرؤں سے واقع ہوا
جنہوں نے نجد سے نکلکر حرمین شریفین پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپکو حنبلی بتاتے تھے
مگر انکا مذہب یہ کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو انکے خلاف مذہب ہیں مشرک ہیں
اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت وعلمائے اہل سنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرا لیا یہانتک کہ
اللہ عزوجل نے انکی شوکت توڑی انکے شہر ویران کیے مسلمانوں کے لشکر کو انپر
فتح دی سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس ہجری میں یہاں سے تو انکی اصل نسل مذہب مشرب معلوم
ہو لئے اب علمائے کرام سے انکا حکم سنئے بزازیہ ج ۳ صـ۳۱۸ یجب اکفار الخوارج
فی اکفارہم جمیع الامۃ سواہم ترجمہ خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے
سوا تمام امت کو کافر کہتے ہیں، ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ ان میں آج کی نہیں بلکہ

تصنیف العلامہ
مسلکہ المصنف

ہمیشہ سے انکے اگلے پچھلے سب اسی مرض میں گرفتار تھے جب مشائخ مذہب رحمہم اللہ تعالیٰ نے انھیں کافر جانا اور انکی تکفیر کو فرض واجب مانا لطف یہ کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب بھی انھیں مشائخ کرام کی موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہیں تحفہ اثنا عشریہ ص۳۳۲ محارب حضرت مرتضیٰ اگر از راہ عداوت وبغض ست نزد اہل سنت کافرست بالاجماع وہمیں ست مذہب ایشان در حق خوارج بالجملہ ماہ نیم ماہ و مہر نیم روز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اسکے

ف اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحق پژوہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم نسال اللہ تعالیٰ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ تنبیہ

تنبیہ یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام معظمین کلمہ خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت وشدید ایذائیں پاتے ہیں اس طائفہ تالفہ کے پیرو پیر سے ناحق ناروا بات بات پر سچے مسلمانوں خالص سنیوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ایسی ناپاک وغلیظ گالیاں کھاتے ہیں باایں ہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط انکے ہاتھ سے چھڑاتی نہ ان نالائق ولایعنی خباثتوں پر قوت انتقام حرکت میں آتی ہے وہ ابتک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملیگا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے فقیر غفرلہ تعالیٰ نے اس بحث کا قدرے بیان آخر رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں کیا اور وہاں بھی باآنکہ اس امام وطائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں اٹھتر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا حکم کفر سے کف لسان ہی کیا بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصاً انکے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے کہ محتاطین نے اسکی تکفیر سے سکوت پسند کیا ان یزید اور انکے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اس خبیث سے ظلم و فسق وفجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں اور ان حضرت سے یہ سب کلمات کفر اعلیٰ درجہ تواتر پر ہیں پھر اگرچہ ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں انکے خسارہ و بوار کو یہ کیا کم ہے کہ جماہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک بہ وجوہ کثیرہ کفر لازم والعیاذ باللہ القیوم الدائم امام ابن حجر مکی قواطع میں فرماتے ہیں انہ یصیر مرتدا علی قول جماعۃ وکفی بھذا خسارا و تفریطا اللہ عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیا سے اٹھائے آمین

والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۱۲ مسل السیوف ۲

امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہہ جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتویٰ اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور ازسرِ نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض وواجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم الحمد للہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ہجریہ طاہرہ کو بدرسمائے ختام اور بلحاظ تاریخ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ نام ہوا نسال اللہ تعالیٰ ان یدیمنا علی الایمان والسنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق بتعظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فرادیس الجنۃ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد سید الانس والجنۃ وعلی آلہ وصحبہ واہلہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

# فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامۂ مسلمین برادران دین پر اظہار مبین کہ مذہب وہابیہ ایسی
ضلالتوں پر مشتمل اور اُنکا امام الطائفہ ایسی شناعتوں کا موجد و قائل ثانیاً اکبرائے وہابیہ پر عرض ہے
وخوف خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بناتے ہو اندھیری رات میں کس مضل مبین کے پیچھے
جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے دم کے دم میں سویرا ہے ؏ بروز حشر شود ہمچو صبح معلوم
کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور۔ غصہ سے کام نہیں چلتا بگڑنے سے مذہب نہیں سنبھلتا
انما اعظکم بواحدۃ اک ذرا تعصب نفسانیت و حمایت امام و حمیت جاہلیت سے جدا ہو کر للہ
فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابوں کے نشان صفحات بتا دیے ہیں جس میں شبہ ہو تطبیق کیجیے
پھر اگر نگاہ انصاف میں تمہارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کفر و
ضلالات پر اصرار نہ کرو بد دین کی پیری کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے تو کیوں پیچ و تاب ہے ہم بھی گو ہیں
میدان اظہار حق سہی کیوں خائف و ترساں آدمی بنکر اور کی سنی اپنی کہی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی
نہیں سہی یہ ایک نمونہ ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اس سے بھی مست نکلے تو آگے چلیے یہانتک کہ
حق ایک طرف کھلجائے جبیذ و ردی میزان عدل میں تلجائے اے رب ہمیں ہدایت فرما انک انت السمیع القریب
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ سل السیوف الہندیہ علی کفریات
بابا النجدیہ للعلامۃ المصنف مد ظلہ العالی فائدہ۔ بحمد اللہ تعالی اس
رسالے نے اپنے ناظرین کو اس امر کی تحقیق میں کوئی دقت باقی نہ رکھی صرف اتنا کام
رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اُس کی کتابوں میں صفحے کے نشانوں سے وہ عبارتیں نکالے
پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علما میں انکی نسبت حکم کفر دیکھے دکھالے وہ کتابیں
جن سے ہمنے انکے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا ہیں قرآن عظیم صحیح بخاری شریف

صحیح مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درمختار عالمگیری
فتاوی قاضی خان بحر الرائق نہر الفائق اشباہ والنظائر جامع الرموز برجندی شرح نقایہ
مجمع الانہر شرح وہبانیہ رد المحتار شرح الدرر والغرر للعلامہ اسمٰعیل النابلسی حدیقہ ندیہ شرح
طریقہ محمدیہ للعلامہ عبد الغنی النابلسی نوازل امام فقیہ ابو اللیث فتاوی ذخیرہ امام برہان محمود
فتاوی خلاصہ فتاوی بزازیہ فتاوی تاتارخانیہ مجمع الفتاوی معین الاحکام علامہ طرابلسی فصول
خزانۃ المفتین جامع الفصولین جواہر اخلاطی تکملہ لسان الحکام الاعلام بقواطع الاسلام للامام
ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف للامام القاضی المالکی شرح الشفا للملا علی القاری
نسیم الریاض للعلامہ الشہاب الخفاجی شرح المواہب للعلامہ الزرقانی المالکی شرح فقہ اکبر للعلامہ
القاری شرح العقائد العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی الدرر السنیہ للعلامہ السید الشریف مولانا احمد زینی
دحلان المکی الشافعی الدر الثمین للشاہ ولی اللہ الدہلوی تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تفسیر
عزیزی شاہ صاحب موصوف موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح یہاں تک
کہ خود تقویۃ الایمان اور اسکا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہا اور نیز اس میں دلی گئی احیاء العلوم
امام حجۃ الاسلام غزالی و شرح عقائد نسفی علامہ سعد تفتازانی و میزان الشریعۃ الکبریٰ امام
عبد الوہاب شعرانی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ و انتباہ فی سلاسل
اولیاء اللہ ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب یہاں تک کہ مسک الختام شرح بلوغ
المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ظاہری آنجہانی وغیرہا سے ۱۲
سل السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی۔

# تمت بالخیر

۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

# یومِ رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپکے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلا اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ پر وقار تقریب جامع مسجد نو بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

---

الداعی حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور

# یوم رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپکے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلاء اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نو بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

---

الداعی حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور

بابائے وہابیت مولوی اسمٰعیل دہلوی کے کفریات پر ایک تنقیدی نظر

# الکوکبۃ الشہابیۃ فی

# کفریات ابی الوہابیہ

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت مولانا

الشاہ احمد رضا خان بریلوی قادری نور اللہ مرقدہ



مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور